شارح
حضرت علامہ مولانا مفتی یار محمد خان قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف (یو۔کے)
جواہر الفوائد
شرح
شرح العقائد
ناشر:
حضرت مولانا مفتی گل رحمن قادری مدظلہ
سرپرست اعلیٰ: جماعت اہل سنت (یوکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہر الفوائد

شرح

شرح العقائد

شارح ومترجم

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد گھمگول شریف یو۔کے

جملہ حقوق بحق شارح محفوظ ہیں

نام کتاب	جواہر الفوائد شرح شرح العقائد
متن العقائد	نجم الملۃ والدین علامہ عمر نسفی رحمۃ اللہ تعالی
شارح العقائد	شیخ الفقہ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ
شارح شرح العقائد	استاذ المدرسین علامہ مفتی یار محمد قادری مدظلہ العالی
تصحیح ونظر ثانی	مولانا قاری محمد یاسین قادری شطاری کاموئکی
تصحیح باردگر	قاری شکیل احمد قادری شطاری محمد ہارون (یو۔کے)
ناشر	مبلغ اسلام حضرت علامہ مفتی گل رحمٰن قادری (یو۔کے)
نگران خاص	استاذ العلما مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ لاہور (پاکستان)
اشاعت اول	ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ / جولائی ۲۰۱۳ء
مطبع	شیخ عبد الوحید ہادی 0301-4735853
صفحات	400

ملنے کے پتے

- مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر اردو بازار لاہور
- جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور
- نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ اعلیحضرت دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ قادری دربار مارکیٹ لاہور
- فضل حق پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور
- نعیمیہ بک سٹال اردو بازار لاہور
- شمس القمر بھاٹی گیٹ لاہور
- کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اشرفیہ مریدکے پاکستان

Moulana Yaar Muhammad Qadri (Head Teacher)
Jamia Islarnia, Hazrat Sultan Bahu Trust
17-Ombersly Road Balsall Heath
Birmingham (U.K) Tel: 0044-7812082398

سخنِ اول

الحمد للہ رب العلمین، شرح العقائد، عقیدہ اہل سُنت کی مایہء ناز اور شہر آفاق کتاب مستطاب ہے۔ جو دنیائے اسلام کے ہر دار العلوم میں شامل نصاب ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت وحیثیت مسلمہ ہے۔ ضرورت تھی کہ درس نظامی کے طلبائے کرام کے ذوق وشوق میں اضافہ کے لئے آسان اور سہل ترین انداز میں اسے بصورت شرح لایا جائے، چنانچہ اس پاکیزہ تصور کو حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری مفتی یار محمد قادری مدظلّہ العالی نے پورا کر دکھایا، وہ یوں کہ آپ کا برمنگھم (یوکے) جانا ہوا اور وہاں درس تدریس، امامت وخطابات، وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ قلمی جولانیاں دکھانے کی سہولت بھی میسر آئی اور آپ نے وقت کی قدر کرتے ہوئے درسی کتب کے تراجم وشرح کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور پھر بفضلہ کرمہ تعالی وبجاہِ حبیبہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیگر متعدد کتب کی شرحین منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں جن میں زیب نظر جواہر الفوائد شرح شرح العقائد سے آپ مستفیض ہیں۔

مسلک حق اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔ حضوصاً علمائے کرام پر تو ذمہ داری خاص طور پر عائد ہوتی ہے کہ نہایت موثر اور دلکش انداز میں تحریراً، تقریراً اپنے سچّے اور سچّے عقائد کی آبیاری فرمائیں، خوش نصیب ہیں وہ اہل دل اور رول جو تحفظ عقائد کیلئے درمے، درمے، قدمے، سخنے معاونت سے اپنے فرض منصبی کو پورا کر رہے ہیں۔ اللہ کرے ان کی مساعی جمیلہ قبولیت کا ثمر پائیں۔ زیر نظر کتاب مستطاب جواہر الفوائد شرح شرح العقائد جب

☆ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی ☆ حضرت مفتی غلام احمد سدیدی

☆ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی

☆ مفتی عبدالقادر پیر خاصہ والے ☆ مفتی عبداللطیف خان صاحب

☆ حضرت مفتی عبدالودود صاحب ☆ غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی صاحب

☆ استاذ الکل علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی ☆ حضرت علامہ محمد اکرام شاہ جمالی

☆ حضرت علامہ سعید ضیا صاحب حضرت علامہ محمد اقبال گلزاری صاحب

ان علمی و روحانی شخصیات سے آپ نے اکتساب علم کیا اور خوب کیا بعد از فرغت

حضرت علامہ مفتی یار محمد خان صاحب نے پاکستان کے ان شہرت یافتہ مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ جامعہ مخزن العلوم (مظفر گڑھ) ☆ جامعہ فریدیہ (ساہیوال)

☆ حراء یونیورسٹی (دربار حضرت سلطان باہو)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) ☆ جامعہ مسجد اللہ والی (کراچی)

☆ اور اس وقت آپ برمنگھم، برطانیہ میں جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ جیسے تدریس میں عالمی شہرت رکھتے ہیں اسی طرح آپ کی تحقیقی، علمی، فنی، قلمی خدمات سے بھی عالم اسلام مستفیض ہو رہا ہے۔ اس وقت تک درج ذیل قلمی تصانیف مقبولیت حاصل کر چکی ہیں جو عالم عرب کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی پڑھی جا رہی ہیں۔

☆ مشکوۃ الحواشی شرح السراجی (عربی، اردو) ☆ دیوان متنبی شرح اردو

☆ حیات جاوداں، فلسفہ جہاد ☆ المدلل شرح المطول (اردو)

☆ اسلام ایک عالمگیر تحریک اور اشاعت کا طریقہ کار ☆ المؤول شرح المطو (عربی)

☆ انوار القادری شرح ابیات فارسی (در علم المیر ات) ☆ جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

☆ انوار الفراسہ فی شرح دیوان الحماسہ (اردو) ☆ شرح المختصر المعانی

حضرت علامہ مفتی صاحب مدظلہ، چار مرتبہ حج و عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں اور یہ عشق و محبت کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری رہے گا۔

اس عظیم الشان اور عدیم المثال شرح کی اشاعت و طباعت، نظر ثانی و تصحیح نیز کمپوزنگ کے سلسلہ میں جن حضرات نے خصوصی معاونت فرمائی شارح مدظلہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل و علیٰ اہل سنت و جماعت کے ایسے ایثار کنندگان کے علم و عمل اور عزت و وقار میں اضافہ فرمائے یہ علماء کرام لائق تکریم و تعظیم اور قابل تقلید ہیں ان گرمی قدر حضرات کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہر ممکن طریقہ سے حضرت مفتی مدظلہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

☆ حضرت علامہ مولانا عبدالقدیر نقشبندی مدظلہ، حضرت مولانا ہارون سلطان صاحب

☆ مولانا حافظ محمد ندیم آف والسل

☆ علامہ ریاض احمد اویسی مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ علامہ واحد بخش سعیدی صاحب مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا سعید احمد سعیدی

☆ محمد افضل احمدانی، قاری محمد شاہد حیدری

☆ سلطان باہو ٹرسٹ یو۔ کے

☆ جماعت اہل سنت یو۔ کے

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مفتی صاحب اور ان اعلیٰ مرتبت حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے، آمین ثم آمین

فقط:- محمد منشا تابش قصوری (مرید کے)

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

میرے پاس کمپوزنگ، تصحیح ونظرثانی کے لئے پہنچی تو جہاں تک ممکن تھا راقم نے اپنی استطاعتِ علمی کے مطابق، ترجمہ وتصحیح کے ساتھ ساتھ شرح پر بھی خاص توجہ دی، مگر مفتی، مدظلہ، کے جلدی تقاضوں نے سکون بخش کام کو کہاں تک پہنچایا یہ وہی جانے جسے پالا پڑا ہو۔

تاہم اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس ذات کریم نے وعدہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ شرح طباعت واشاعت کی خلعت سے آراستہ ہوئی، یوں ساتھ ہی میرے شاگرد رشید نے کمپوزنگ اور تصحیح کی حتیٰ المقدور کوشش فرمائی۔ اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہمیں آخری سانس تک عقیدہ اہل سنت کے استحکام کے لئے ہمت اور استقامت عطا فرمائے نیز ایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔ امین ثم امین

قاری محمد یٰسین قادری شطاری ضیائی

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی

امام وخطیب عمر مسجد چشتیہ فیض محمدی کامونکی

۱۷ جمادی الاول ۱۴۳۴

جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

شرح العقائد کی بکثرت شرحیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوتی آ رہی ہیں۔ پاک وہند میں اردو، فارسی شرحیں بھی وجود میں آئیں۔ فی زمانہ چھوٹی، بڑی کئی شروع علماء وطلبا اور اہل علم وادب کے ذوق کا سامان مہیا کر رہی ہیں ان میں جدید ترین بہترین شرح حضرت علامہ مولانا الحافظ القادری الحاج مفتی یار خان قادری مدظلہ کے قلم کا شاہکار جواہر الفوائد شرح شرح العقائد کے نام سے زیب نظر ہے۔ جو شائقین علم نحو کے لئے گرانقدر قیمتی تحفہ ہے، جس سے ہر شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہاں بطور نقد وتبصرہ چند مثالیں پیش کرنے کا خیال تھا مگر یہ تصور کرتے ہوئے اسے نظر انداز کر رہا ہوں کہ جب مکمل شرح ہی قلب ونگاہ کا سامان مہیا کر رہی ہے تو مثالیں درج کرنا چہ معنی دارد۔

البتہ حضرت شارح مدظلہ، کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تا کہ قارئین اس بلند مرتبت علمی شخصیت سے متعارف ہوں ھوھذا

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ قاری یار محمد خان قادری 24 رجب المرجب 1381ھ بمطابق یکم جنوری 1962ء کو چاہ ملاں والا، موضع خانپور جنوبی علاقہ لنڈان تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان، محترم المقام حافظ عبدالعزیز خان چشتی حامدی سلیمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔

1966ء میں اپنے والد ماجد سے حفظ القرآن کی دولت عظمیٰ سے تعلیم کا آغاز کیا اور تین سال میں قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔

بعد از حفظ القرآن 1970ء میں درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے اور درج ذیل مدارس میں تعلیمی منازل طے کرتے رہے۔

☆ جامعہ محمودیہ (تونسہ شریف)　☆ دار العلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ (ڈیرہ غازی خان)

☆ جامعہ خیر المعاد (ملتان شریف)

☆ جامعہ عبیدیہ (ملتان شریف)　☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور)

☆ جامعہ انوار العلوم (ملتان)

آپ کے بلند مرتبت اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

وتكثير للفوائد مع تجريد طاويا كشح المقال عن الاطالة و الاملال ومتجافيا عن طرفى الاقتصاد الاطناب والاخلال والله الهادى الى سبيل الرشاد والمسئول لنيل العصمة والسداد وهو حسبى ونعم الوكيل ○ اعلم ان الاحكام الشرعية منهاما يتعلق بكيفية العمل و تسمى فرعية و عملية و منها ما يتعلق بالاعتقاد وتسمى اصلية و

بہت سارے فائدے ہوں گے مگر ساتھ ہی زائد عبارت سے خالی، میرا حال اس تحریر میں بات کولمبا کرنے اور پریشان کن انداز سے لپیٹنے والا، درمیانہ روی کی دونوں طرفوں یعنی لمبا کرنا، بہت مختصر کرنا اور خلل میں ڈالنے سے الگ رہنے والا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت کے راہ کی راہنمائی فرمانے والا ہے، اور وہی ہے جس سے حفاظت و پاک دامنی اور سیدھے رہنے کا سوال کیا جاتا ہے اور وہ مجھے کافی اور بہترین کارساز ہے ☆ جان لو کہ احکام شرعیہ میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق عمل کی کیفیت کے ساتھ ہے اور اسے فرعی اور عملی کہا جاتا ہے، اور بعض ان سے وہ ہیں جن کا تعلق اعتقاد وعقیدہ سے ہے۔

طاویا كشح المقال الخ: یہ بھی اشرح کی ضمیر سے حال ہے یعنی حال ہونے میرے کے کہ میں لپیٹنے والا ہوں گا بات کے پہلو کو درازگی اور پریشانی سے اور درآں حالیکہ کنارہ کرنے والا ہوں گا میں دوطرفوں اقتصاد کی سے وہ دوطرفیں جو اطناب اور اضلال ہیں۔ اقتصاد کا معنی ہے میانہ روی۔ یعنی کلام کو بہت لمبا کرنا یا کلام اتنی مختصر کرنا کہ مخل لفہم ہو میں ان سے کنارہ کشی کر کے میانہ روی اختیار کروں گا میں بات مختصر اور واضح کروں گا نہ لمبی ہوگی کہ ملال میں ڈالے۔ اور نہ اتنی مختصر کہ بات سمجھ نہ آئے۔

والله الهادى الخ: سے دعا مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے سیدھے راستے کی اور اللہ تعالیٰ سے سوال ہے، واسطے پہنچنے اصابت کے اور وہی اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

قوله اعلم ان الاحكام الشريعة الخ: یہ کتاب (یعنی شرح عقائد) عقائد کی شرح ہے اور عقائد ایک متن ہے اور عقائد علم کلام ہے۔ تو اب شارح اعلم سے علم کی تقسیم کرے گا جس سے علم کلام کی تعریف معلوم ہو جائے گی۔ کیوں کہ شارع فی العلم کیلئے تین چیزوں کا یعنی تعریف علم، موضوع علم، اور غرض علم کا جاننا ضروری ہے اور دوسرا یہ کہ یہ تقسیم بعد میں آنے والے اعتراض وجواب کیلئے تمہید ہوگی تو شارح نے کہا: الاحكام الشريعة تو احکام حکم کی جمع ہے اور حکم کا معنی نسبۃ ہے۔ نسبت خواہ ایجابی ہو یا سلبی۔ ایجابی یہ ہے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے ہو اور سلبی یہ ہے کہ محمول کی نفی موضوع سے ہو۔ تو نسبت ایجابی ہو یا سلبی ہو اس کی دو قسمیں ہیں کبھی تو وہ نسبت شرعی ہوگی جیسے: الصلوة واجبة اور کبھی نسبت غیر شرعی ہوگی۔ تو کہتا ہے کہ نسبت شرعی کا اگر تعلق ہو کیفیت عمل کے ساتھ تو یہ نسبت فرعی و عملی ہے جیسے الصلوة واجبة۔ یہاں نسبت کا تعلق کیفیت عمل کے ساتھ ہے کہ نماز واجب ہے یا فرض ہے تو یہ فرض، یا وجوب، یا ندب، یا جحت وفساد یہ کیفیات

اعتقادية و العلم المتعلق بالاولى يسمى علم الشرائع و الاحكام لما انها لا تستفاد الا من جهة الشرع ولا يسبق الفهم عند اطلاق الاحكام الا اليها و بالثانية علم التوحيد و الصفات لما ان ذالك اشهر مباحثه و اشرف مقاصده وقد كانت الاوائل من الصحابة و التابعين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين لصفاء

انہیں اصلی اور اعتقادی کہا جاتا ہے، وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل کے ساتھ ہے، اسے علم الشرائع والاحکام کہا جاتا ہے اس لئے کہ ان کو حاصل نہیں کیا جاتا مگر شریعت کی وجہ سے اور عقل سمجھ آگے اس کی طرف ہی بڑھتے ہیں جب احکام کو مطلق ذکر کیا جائے، اور دوسرے علم کو علم التوحید والصفات کہا جاتا ہے اس لئے کہ توحید وصفات کا علم اس علم کے مشہور ترین بحثوں اور افضل ترین مباحث میں سے ہے، اور پہلے پہلے لوگ یعنی صحابہ اور تابعین اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان سب پر ہو نبی

ہیں الصلوۃ عمل ہے۔ اور اگر نسبت شرعی کا تعلق اعتقاد سے ہو تو یہ نسبۃ اعتقادی اصلی ہے جیسے: الله واحد۔ یہاں تک تو احکام کی تقسیم آئی۔ اب علم کی تقسیم کرتا ہے کہ وہ احکام جن کا تعلق کیفیت عمل کے ساتھ ہے ان احکام کا علم علم الشرائع والاحکام ہے اور وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد سے ہے ان احکام کا علم، علم التوحید والصفات ہے۔ یعنی علم کلام ہے تو اس تقسیم سے علم کلام کی تعریف بھی معلوم ہوگئی کہ وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد سے ہے ان احکام کا علم، علم کلام ہے۔

لما انها لا تستفاد الخ: سے ہر ایک کی وجہ تسمیہ بیان کرے گا تو کہتا ہے کہ علم الشرائع والاحکام کو علم الشرائع اس لئے کہتے ہیں کہ شرائع کا معنی ہے: جو شریعت سے ماخوذ ہو تو وہ احکام جن کا تعلق کیفیت عمل سے ہے وہ بھی شریعت سے مستفاد و ماخوذ ہوتے ہیں۔ باقی اس کو علم الاحکام اس لئے کہتے ہیں کہ جب احکام کو مطلق ذکر کیا جائے اور ساتھ کوئی قید نہ لگائی جائے تو اس سے مراد علم کلام ہی ہوتا ہے۔

لما ان ذلك اشهر الخ: سے علم التوحید والصفات کی وجہ تسمیہ بیان کرتا ہے کہ علم کلام کو علم التوحید والصفات اس لئے نہیں کہتے ہیں کہ اس میں توحید وصفات کی ہی بحث ہوتی ہے اور کسی شئ کی بحث نہیں ہوتی ہے حالانکہ ان کے سوا اور بھی بحث ہوتی ہے مثلاً حشر، نشر، دوزخ اور جنت وغیرہ بلکہ اس کو علم التوحید والصفات اس لئے کہتے ہیں کہ علم کلام میں جتنی بحثیں ہیں سب سے مشہور واشرف بحثیں یہی دو ہیں۔ یعنی توحید وصفات اور شئ کا نام یعنی کل کا نام اس کے اشرف واشہر اجزاء کے نام پر رکھا جاتا ہے جیسے: چائے میں دودھ، پانی، چینی اور چائے ہوتی ہے لیکن چونکہ چائے (یعنی پتی) اس کے اجزاء سے اشرف واشہر جزءِ مقصود ہے اس لئے کل کا نام بھی چائے رکھ دیا۔ یہاں تک تمہید اور علم کی تقسیم آگئی۔

قد كانت الاوائل الخ: سے ایک اعتراض کا جواب ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ علم کلام نہ تو صحابہ کرام علیھم الرضوان کے زمانہ میں تھا اور نہ تابعین کے زمانے میں تھا تو علم کلام بدعت ہوا اور بدعت تو بری ہوتی۔ ہے تو پھر ماتن ...نے

عقائد هم ببركة صحبة النبي صلى الله عليه وسلم و قرب العهد بزمانه و لقلة الوقائع و الاختلافات وتمكنهم من المراجعة الى الثقات مستغنين عن تدوين العلمَين وترتيبهما ابوابا و فصولا و تقرير مقاصد هما فروعا و اصولا الى ان حدثت الفتن بين المسلمين والبغي على ائمة الدين وظهر اختلاف الأراء و الميل الى البدع و الاهواء و كثرت الفتاوى و الواقعات و الرجوع الى العلماء في

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے اور ان کے زمانہ نبی صلی علیہ وسلم سے قریب تر ہونے کی وجہ سے اپنے عقائد کی صفائی اور واقعات واختلافات کے کم ہونے کی وجہ سے اور انہیں مضبوط اور اجل علماء واصحاب کی طرف رجوع کی قدرت حاصل ہونے کی وجہ سے وہ ان علموں کی تدوین وتالیف، بابوں اور فصلوں میں ترتیب، اس کے مقاصد کی فروع اور اصول کے حوالہ سے تقریر کرنے سے بے نیاز تھے۔ حتی کہ مسلمانوں کے درمیان فتنے ظاہر ہوئے اور ائمۂ دین کے خلاف بغاوت و سرکشی پیدا ہوئی اور آراء میں اختلاف ہوا بدعتوں اور خواہشات کی طرف میلان ہوا، اہم اور ضروری امور میں فتوے، واقعات اور علماء کی طرف رجوع کثیر ہوا، تو علماء

برائی میں کتاب کیوں لکھی ہے۔ اور بعض علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ علم کلام پڑھنے اور پڑھانے والے کے پیچھے نماز ہی نہیں ہوتی۔

جواب دیا کہ بے شک علم کلام نہ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانے میں تھا اور نہ تابعین کے زمانے میں تھا لیکن ان کے زمانے میں نہ ہونے کی اور وجہ ہے یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ اس علم کو برا جانتے تھے بلکہ نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اس علم کی ضرورت نہ تھی اور عدم ضرورت کی کئی وجوہ ہیں۔

قوله ببركة صحبة النبي (صلی اللہ علیہ وسلم) الخ: سے بتاتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تو اس لئے ضرورت نہ تھی کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور اس صحبۃ کی برکت سے ان کو ضرورت نہ تھی باقی تابعین کو اس لئے ضرورت نہ تھی کہ ان کا زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے قریب تھا تو قریب میں بھی برکت پہنچ گئی۔

ولقلة الوقائع والاختلافات الخ: سے دوسری وجہ بیان کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین کے زمانے میں اختلافات کم تھے۔ کیوں کہ مسائل وہاں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں معاملات زیادہ ہوں اور مال اور دولت زیادہ ہو کیوں کہ مال ودولت زیادہ ہوں تو مسائل بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ (مثلاً سود وغیرہ) اور صحابہ تابعین کو مال ودولت کی پرواہ نہ تھی وہ ہر وقت عبادت کرتے تھے اس لئے مسائل اور اختلافات نہیں پیدا ہوئے تھے۔ اور اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو ہی

المهمات فاشتغلوا بالنظر و الاستدلال و الاجتهاد والاستنباط وتمهيد القواعد و الاصول و ترتيب الابواب و الفصول و تكثير المسائل با دلتها و ايراد الشبه باجوبتها و تعيين الاوضاع و الاصطلاحات وتبيين المذاهب و الاختلاف و سموا ما يفيد معرفة

غور وفکر، دلائل کے حصول اور اجتہاد میں مشغول ہوئے اور قواعد واصول کی تمہید، ابواب وفصول کی ترتیب اور مسائل کو ان کی دلیلوں کے ساتھ اور شبہات کو ان کے جوابوں کے ساتھ بیان کرنے لگے۔

جاتا تو اس وقت مستند وثقات لوگ موجود تھے جن کی طرف وہ براہ راست رجوع کر لیتے تھے۔ اس لئے ان کو علم کلام کی تدوین کی ضرورت نہ پڑی اور نہ اس کی ترتیب کی ضرورت پڑی کہ اس میں باب اور فصلیں بناتے اور نہ مقاصد کی تقریر کی ضرورت پڑی کہ یہ مقاصد فروع ہیں۔ اور یہ مقاصد احوال ہیں باقی علمین سے مراد علم کلام اور علم شرائع والاحکام ہے۔

قوله الى ان حدثت الفتن الخ: سے بتاتا ہے کہ پھر ہمیں کیوں علم کلام کی ضرورت پڑی تو کہتا ہے کہ اس لئے کہ جیسے جیسے صحابہ وتابعین کا زمانہ دور ہوتا گیا مسلمانوں میں فتنے پیدا ہونے شروع ہو گئے اور باغی لوگ یعنی معتزلہ ائمہ دین پر غالب ہو گئے اور مختلف آراء کا ظہور ہونے لگا باقی فتنوں کا ظہور اور اختلاف آراء کا ظہور اس طرح ہوا کہ پہلے اسلام محدود تھا پھر جیسے جیسے زمانہ آتا گیا اسلام بڑھتا گیا یہاں تک کہ حکماءِ یونان تک اسلام پہنچا اور انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا تو چونکہ وہ فلسفہ کے ماہر تھے انہوں نے کئی مسائل شرع کو مسائل فلسفہ کے خلاف ومعارض پایا تو اختلاف شروع ہو گیا اور ہر کوئی مختلف آرائیں قائم کرنے لگا اور لوگوں کا میلان بدعتوں کی طرف شروع ہو گیا اور فتوے کثیر ہو گئے۔ اور علماء کی طرف رجوع بھی کثیر ہو گیا۔

فاشتغلوا بالنظر والاستدلال الخ: تو جب علماء نے حالات کو دیکھا وہ نظر واستدلال میں مشغول ہو گئے۔ نظر و استدلال سے مراد یا علم منطق ہے اور یا علم کلام ہے اور الاجتهاد و الاستنباط سے مراد علم الشرائع والاحکام ہے۔ یعنی علماء نے علم کلام اور علم الشرائع والاحکام کی تدوین کی اور قواعد واصول مقرر کئے کہ مثلاً الامر للوجوب اور فصول میں ترتیب دی تاکہ مسئلہ تلاش کرنے میں مشکل پیش نہ آئے پھر کتابوں میں (یعنی علم الشرائع والاحکام کی کتابوں میں) کثیر مسائل اور ان کے دلائل ذکر کئے۔ اور اسی طرح جو اس وقت اعتراض ہوئے تھے یا ہونے کا امکان تھا ان سب کے جواب ذکر کئے اور اوضاع اور اصطلاحات کو متعین کیا۔ (اوضاع واصطلاحات کا ایک معنی ہے) کہ مثلاً عام کی یہ تعریف ہے اور وضعوں اور اصطلاحات کی تعیین (کونسے قاعدے اور ضابطے ہونے چاہئیں)، مذاہب اور ان کے اختلاف کو بیان کرنا اور خاص کی یہ تعریف ہے اور اسی طرح مذاہب اور اختلافات کو بھی بیان کیا کہ یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور یہ امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے تاکہ ہر ایک کو اپنا مذہب معلوم ہو جائے۔